CHAPTER X.

(The *Shakasta* writing.)

It is now assumed that the student is now quite able to read any Urdu letter or news-paper written in the Persi-Arabic character in the *Nastáliq* or "legible-hand" writing. In the following chapter, he will be taught to read the *Shikastá*, or "broken" writing, which is generally used in correspondence, petitions &c., &c. There is a great difference between the *Nástáliq* (in which books are generally printed) and the *Shikastá*. In the latter most of the letters of the alphabet, which have the same shape as their kindred letters in the *Nástáliq*, have each different shapes.

For instance in the *Nastáliq* ب پ ت ٹ ش have the same shape, being distinguished by dots, but in *Shikastá* each of them may be writtin in various ways as the student will perceive by scrutinizing the alphabet given here.

It is very difficult to convey an exact idea of the *Shikastá* because it is written in very different ways. Therefore there can be no general rule for either its use or interpretation.

The dots of the letters sometimes are omitted. No difference is made in the *dochashmi hé* or *chhóti hé*, and *chhóti* or *bari ye* for either form is used at convenience. In such cases the meaning rests on the *sense* alone—and on no other principle.

Again the letters ا د ڈ ر ڑ و and ؤ which, as a rule, do not join any letters that may follow them in the *Nastáliq* are joined with the letters following them and also with each other in the *Shikastá*, which the student will observe when going through the succeeding exercises.

It should also be pointed out that letters, petitions, documents and court-papers are generally given in the *Shikastá* in those Urdu books which treat of it, but in this work, I have repeated some of the simple sentences and tales of the foregoing chapters, in the *Shikastá* and then the same are givien beneath in *Nástáliq*

writing, by which the student will be able to compare the two styles and distinguish between them. Also, as specimens, a few petitions are given, and the vocabulary of all the difficult words occurring therein is given at the end of the book. The letters and native forms of address have been omitted as Europeans generally do not write letters in the Urdu language and the Urdu *forms of address* (*ălqáb*) cannot be translated into English. The words are mostly Persian in origin, but owing to their extensive use they are now generally used in Urdu without any translation. If a translation be given it cannot be understood, and the original looses its sense.

For instance, the form of address نورِ چشم سعادتمند بلند اقبال طول عمرہٗ *Núr chăshm să'dătmănd bŭlănd iqbál túl 'ŭmróhú* translated into Urdu reads آنکھ کی روشنی نیک بختی کے بھرے۔ اُونچے نصیب والے بڑھے زندگی *Ánkh kí róshní nékbăkhtí ké bhăré, ŭnché năsíbwálé, bărhé zĭndágí*. This is no Urdu at all. The literal English translation of this is, "The light of the eye, full of righteousness, of high luck, may increase thy life." This is quite meaningless. Hence such forms are omitted, and sentences and tales are given in their place because the motive of this chapter is to familiarise the student with the *Shăkăstá* and to show him the difference between the two methods.

The *Năstálíq* long-hand combinations of the alphabet, which follow the *Shăkăstá* writing exercises, are given for the purpose of writing the language and require no comment.

اشکال حروف تہجی

ا ا و ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز س ش ص
ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن ں و ہ ء ی ے

فقرات نستعلیق

(۱) ہنڈی لے جا اور روپیہ جلد لا ٭
(۲) جلدی جاؤ کہ روپیہ مجھکو وقت پر ملجائے ٭
(۳) بازار جاؤ اور دو گول لالٹینیں مول لاؤ ٭
(۴) بلوں کو کون وصول کریگا ٭
(۵) کیا تم نے اپنے مال کا بیمہ کرایا ہے ٭
(۶) پچھلے سال کئی سوداگروں نے دیوالے نکالے
(۷) آج ہنڈی کا کیا بھاؤ ہے ٭
(۸) بنک جاؤ اور اس ہنڈی کا روپیہ لاؤ ٭
(۹) پچھلے سال تم نے کتنی روئی یورپ کو بھیجی ٭
(۱۰) گیہوں کی اب بہت مانگ ہے ٭
(۱۱) آج کل افیم کا بازار گرم ہے ٭
(۱۲) السی کی قیمت فی ٹن کیا ہے ٭
(۱۳) فلانے صاحب سے روپیہ ملنا بہت مشکل ہے۔
(۱۴) میں بازار گیا تھا شکر فی روپیہ ساڑھے تین سیر بکتی ہے ٭
(۱۵) کمپنی کے کاغذ پر بازار میں کیا بٹہ ہے ٭
(۱۶) یہ چٹھیاں ٹھکانے کے موافق بھیجدو ٭
(۱۷) پرمٹ گھر سے یہ چیزیں گاڑی میں لاؤ ٭
(۱۸) مال لینے سے پہلے تم کو روپیہ دینا چاہیئے ٭

فقرات شکستہ

(۱) ہنڈی لیجا اور روپیہ جلد لا ٭
(۲) جلدی جاؤ کہ روپیہ مجھکو وقت پر ملجائے ٭
(۳) بازار جاؤ اور دو گول لالٹینیں مول لاؤ ٭
(۴) بلوں کو کون وصول کریگا ٭
(۵) کیا تم نے اپنے مال کا بیمہ کرایا ہے ٭
(۶) پچھلے سال کئی سوداگروں نے دیوالے نکالے ٭
(۷) آج ہنڈی کا کیا بھاؤ ہے ٭
(۸) بنک جاؤ اور اس ہنڈی کا روپیہ لاؤ ٭
(۹) پچھلے سال تم نے کتنی روئی یورپ کو بھیجی ٭
(۱۰) گیہوں کی اب بہت مانگ ہے ٭
(۱۱) آج کل افیم کا بازار گرم ہے ٭
(۱۲) السی کی قیمت فی ٹن کیا ہے ٭
(۱۳) فلانے صاحب سے روپیہ ملنا بہت مشکل ہے ٭
(۱۴) میں بازار گیا تھا شکر فی روپیہ ساڑھے تین سیر بکتی ہے ٭
(۱۵) کمپنی کے کاغذ پر بازار میں کیا بٹہ ہے ٭
(۱۶) یہ چٹھیاں ٹھکانے کے موافق بھیجدو ٭
(۱۷) پرمٹ گھر سے یہ چیزیں گاڑی میں لاؤ ٭
(۱۸) مال لینے سے پہلے تم کو روپیہ دینا چاہیئے ٭

(۱۹) بعضے سوداگر دغابازی سے دیوالہ نکالتے ہیں +

(۲۰) عرب جہازرانی میں مشہور ہیں +

(۲۱) نئی سرسوں سے پرانی مہنگی ہے +

(۲۲) اب تل کثرت سے آتے ہیں +

(۲۳) چالان لیکر جلدی وہاں جاؤ +

(۲۴) میں ان گٹھڑیوں کو خود نہیں کھول سکتا +

(۲۵) وہ کیونکر نوکری کریگا اُسے روزی بخار رہتا ہے +

(۲۶) میرے پاس خرید و فروخت کا حساب ہے

(۲۷) میں کاروبار جانتا ہوں مجھے فریب دینا دشوار ہے +

(۲۸) بازار کا نرخ ٹھیک معلوم نہیں ہو سکتا +

(۲۹) کلکتہ میں بازار کا نرخ دو گھڑی بھی ایکساں نہیں رہتا +

(۳۰) تم نے انھیں نمونے سے ملا لیا ہے وے برابر ہیں +

(۳۱) دو یا تین گٹھے سب سے بہتر ہیں +

(۳۲) ایک کشتی کرکے ان چیزوں کو جہاز پر بھیجدو +

(۳۳) سوتی کپڑے پر آنے کا محصول موقوف ہو گیا ہے +

(۳۴) وہ کہتا ہے آج جہاز پر اسباب نہیں لد سکتا +

(۳۵) اس درخت کے پتے دوا میں کام آتے ہیں +

(۱۹) بعضے سوداگر دغابازی سے دیوالہ نکالتے ہیں +

(۲۰) عرب جہازرانی میں مشہور ہیں +

(۲۱) نئی سرسوں سے پرانی مہنگی ہے +

(۲۲) اب تل کثرت سے آتے ہیں +

(۲۳) چالان لیکر جلدی وہاں جاؤ +

(۲۴) میں ان گٹھڑیوں کو خود نہیں کھول سکتا +

(۲۵) وہ کیونکر نوکری کریگا اُسے روزی بخار رہتا ہے +

(۲۶) میرے پاس خرید و فروخت کا حساب ہے +

(۲۷) میں کاروبار جانتا ہوں مجھے فریب دینا دشوار ہے +

(۲۸) بازار کا نرخ ٹھیک معلوم نہیں ہو سکتا +

(۲۹) کلکتہ میں بازار کا نرخ دو گھڑی بھی ایک سا نہیں رہتا +

(۳۰) تم نے انھیں نمونے سے ملا لیا ہے وے برابر ہیں +

(۳۱) دو یا تین گٹھے سب سے بہتر ہیں +

(۳۲) ایک کشتی کرکے ان چیزوں کو جہاز پر بھیجدو +

(۳۳) سوتی کپڑے پر آنے کا محصول موقوف ہو گیا ہے +

(۳۴) وہ کہتا ہے آج جہاز پر اسباب نہیں لد سکتا +

(۳۵) اس درخت کے پتے دوا میں کام آتے ہیں +

(۳۶) اِن کیاریوں میں کچھ چنبیلی کے درخت لگاؤ +
(۳۷) تمھارا باغ کہاں ہے اور اُسمیں کون کون میوے ہیں +
(۳۸) اِن درختوں کی چھال سے چمڑا کمایا جاتا ہے +
(۳۹) اُس پھول کو ذرا دیکھ کر توڑنا کیونکہ اُسکی ڈنڈی میں کانٹے ہیں +
(۴۰) اِن کیاریوں کو گھاس اور کانٹوں نے گھیر لیا ہے +
(۴۱) اِس تالاب کا سب پانی نکال ڈالو +
(۴۲) اِن کھیتوں میں ہل اچھی طرح چلاؤ +
(۴۳) تم چار توکرے ترکاری کا کیا لوگے +
(۴۴) کچھ مہینے وار ٹھیرائیے +
(۴۵) ہم کل شکار کو جائیں گے +
(۴۶) کون سے جنگل میں بہت شکار ہے +
(۴۷) آجکل جمنا میں بہت مرغابیاں ہیں +
(۴۸) یہ کیسی چڑیاں ہیں +
(۴۹) اُس جھیل میں مرغابیاں ہیں +
(۵۰) تم اُس شیر کو کب مارنے جاؤگے؟ +
(۵۱) اُس دریا میں بہت مچھلیاں ہیں؟ +
(۵۲) یہ ڈیرے اُس چھکڑے پر لادو +
(۵۳) یہ بیل بہت آہستہ چلتے ہیں +
(۵۴) یکہ پر سے یہ سب چیزیں اُتار لو +

(۳۶) اِن کیاریوں میں کچھ چنبیلی کے درخت لگاؤ +
(۳۷) تمھارا باغ کہاں ہے اور اُسمیں کون کون میوے ہیں +
(۳۸) اِن درختوں کی چھال سے چمڑا کمایا جاتا ہے +
(۳۹) اُس پھول کو ذرا دیکھ کر توڑنا کیونکہ اُسکی ڈنڈی میں کانٹے ہیں +
(۴۰) اِن کیاریوں کو گھاس اور کانٹوں نے گھیر لیا ہے +
(۴۱) اِس تالاب کا سب پانی نکال ڈالو +
(۴۲) اِن کھیتوں میں ہل اچھی طرح چلاؤ +
(۴۳) تم چار توکرے ترکاری کا کیا لوگے +
(۴۴) کچھ مہینے وار ٹھیرائیے +
(۴۵) ہم کل شکار کو جائیں گے +
(۴۶) کون سے جنگل میں بہت شکار ہے +
(۴۷) آجکل جمنا میں بہت مرغابیاں ہیں +
(۴۸) یہ کیسی چڑیاں ہیں +
(۴۹) اُس جھیل میں مرغابیاں ہیں +
(۵۰) تم اُس شیر کو کب مارنے جاؤگے +
(۵۱) اُس دریا میں بہت مچھلیاں ہیں +
(۵۲) یہ ڈیرے اُس چھکڑے پر لادو +
(۵۳) یہ بیل بہت آہستہ چلتے ہیں +
(۵۴) یکہ پر سے یہ سب چیزیں اُتار لو +

حکایتیں

حکایت۔ لوگوں نے لقمان حکیم سے پوچھا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا کہا بے ادبوں سے۔ یعنی جو فعل اُن کا پسند نہ آیا۔ اُس سے پرہیز کیا +

حکایت لوگوں نے لقمان حکیم سے پوچھا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا کہا بے ادبوں سے بغیر جو فعل انکا پسند نہ آیا اُس سے پرہیز کیا +

حکایت۔ ایک بادشاہ نے ایک پارسا سے پوچھا کہ تو کبھی مجھکو بھی یاد کرتا ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ ہاں جب کبھی مَیں خدا کو بھُول جاتا ہوں +

حکایت۔ ایک بادشاہ نے ایک پارسا سے پوچھا کہ تو کبھی مجھکو بھی یاد کرتا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ ہاں جب کبھی مَیں خدا کو بھُولا جاتا ہوں +

حکایت۔ ایک آدمی نے کتّے سے پوچھا کہ تو راستہ میں کیوں پڑا رہتا ہے۔ کتّے نے جواب دیا کہ بھلے اور بُرے کو معلوم کرتا ہوں۔ اُس نے پوچھا کہ یہ تجھے کیونکر معلوم ہوتا ہے اُس نے جواب دیا کہ جو بھلا ہے وہ اپنے راستہ چلا جاتا ہے۔ مگر جو بُرا ہے وہ خواہ مخواہ مجھے ٹھوکر مارتا جاتا ہے +

حکایت ایک آدمی نے کتّے سے پوچھا کہ تو راستہ میں کیوں پڑا رہتا ہے کتّے نے جواب دیا بھلے

اور بُرے کو معلوم کہ ہمنے اُسکی جواب دیا ہر جو بھلا ہر وہ اپنے راستہ چلا جاتا ہے۔ مگر جو بُرا ہے وہ خواہ مخواہ مجھے ٹھوکر مار جاتا ہے +

حکایت۔ ایک چور نے کسی کا لباس چُرایا۔ اور بازار میں لیجا کر کسی دلال کو دیا کہ اسے بیچ لا۔ اتفاقاً ایک اور حریف پیدا ہوا۔ اور اُس کو اُڑا لیگیا۔ چور خالی ہاتھ اپنے یاروں کے پاس آیا۔ اُنھوں نے سوال کیا کہ کہو کتنے کو بیچا۔ اُس نے جواب دیا کہ جتنے کو لیا تھا اُتنے ہی کو بیچا +

حکایت ایک چور نے کسی کا لباس چُرایا۔ اور بازار میں لیجا کر کسی دلال کو دیا کہ اسے بیچ لا۔ اتفاقاً ایک اور حریف پیدا ہوگیا اور اُسکو اُڑا کر لیگیا۔ چور خالی ہاتھ اپنے یاروں کے پاس آیا۔ اُنھوں نے سوال کیا کہ کہو کتنے کو بیچا اُسنے جواب دیا کہ جتنے کو لیا تھا اُتنے ہی کو بیچا +

حکایت۔ ایک شخص دریا میں ڈوبتا تھا کہ آدمیوں کو کنارے پر دیکھکر پکارنے لگا کہ اے یارو مجھے نکالو۔ نہیں تو جگ ڈوبا۔ لوگوں نے دریا سے اُسے نکال کر پوچھا کہ تیرے اکیلے ڈوبنے سے جگ کیونکر ڈوبتا۔ اُس نے کہا کہ تم نے یہ مثل نہیں سُنی۔ آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا +

حکایت ایک شخص دریا میں ڈوبتا تھا کہ آدمیوں کو کنارے پر دیکھکر پکارنے لگا کہ اے یارو مجھے نکالو۔ نہیں تو جگ ڈوبا۔ لوگوں نے دریا سے اُسے نکالکر پوچھا کہ تیرے اکیلے ڈوبنے سے جگ کیونکر ڈوبتا۔ اُس نے کہا کہ تم نے یہ مثل نہیں سُنی۔ آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا +

حکایت۔ ایک حجام کسی شخص کا سر مونڈ رہا تھا۔ اتفاقاً حجام کا ہاتھ کانپا اور اُسکے سر میں

اُسترا لگ گیا۔ وہ شخص خفا ہُوا۔ اور کہنے لگا کہ تو نے میرا سر کاٹ ڈالا۔ حجام کہ نہایت ظریف تھا کہنے لگا۔ میاں خاموش۔ کٹا ہوا سر نہیں بول سکتا +

حکایت ایک حجام کسی خفر کا سر مونڈ رہا تھا اتفاقاً حجام کا ناخنہ کاٹا اور اسکے سر پر اُسترا لگ گیا وہ شخص خفا ہوا اور کہنے لگا۔ تو نے میرا سر کاٹ ڈالا۔ حجام نہایت ظریف تھا کہنے لگا میاں خاموش۔ کٹا ہوا سر نہیں بول سکتا +

حکایت۔ ایک لومڑی نے ایک شیرنی کو طعنہ دیا کہ تو صرف ایک مرتبہ ایک ہی بچہ دیتی ہے شیرنی نے کہا۔ بہت درست ہے۔ مگر وہ ایک ہی شیر ہوتا ہے +

حکایت ایک لومڑی نے ایک شیرنی کو طعنہ دیا۔ کہ تو صرف ایک مرتبہ ایک ہی بچہ دیتی ہے شیرنی نے کہا۔ بہت درست ہے مگر وہ ایک ہی شیر ہوتا ہے +

حکایت۔ ایک منصف صاحب بڑے قانون دان تھے۔ یہاں تک قانونی کارروائی کیا کرتے کہ اپنے فیصلوں میں ہم کا لفظ نہیں لکھتے تھے بلکہ لفظ ہم کی جگہ لفظ عدالت ہی کو استعمال کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک روز اُن کے سر میں درد ہوا تو آپ نے روبکار میں لکھ دیا۔ چونکہ عدالت کی طبیعت اِس وقت درد سر کے باعث علیل ہے۔ لہٰذا یہ مقدمہ آج ملتوی رہے۔ اور دوسری تاریخ کو پیش ہو +

حکایت ایک منصف صاحب بڑے قانون دان تھے۔ یہاں تک قانونی کارروائی کیا کرتے تھے اپنے فیصلوں میں ہم کا لفظ نہیں لکھتے تھے بلکہ لفظ ہم کی جگہ لفظ عدالت ہی کو استعمال کرتے تھے اتفاقاً ایک روز اُن کے سر میں درد ہوا تو آپ نے روبکار میں لکھ دیا۔ چونکہ عدالت کی طبیعت اِس وقت درد سر کے باعث علیل ہے۔ لہٰذا یہ مقدمہ آج ملتوی رہے اور دوسری تاریخ کو پیش ہو +

عرائض

غریب پرور سلامت

جناب عالی گزارش یہ ہے کہ فدوی کے بھائی کی شادی ہونے والی ہے۔ اور سوائے فدوی کے دوسرے سے اس کا انتظام و انصرام ممکن نہیں ہو سکتا۔ لہذا عرضی ہذا گزران کر اُمیدوار ہوں کہ رخصت پندرہ یوم کی فدوی کو مرحمت فرمائی جاوے۔ واجب جان کر عرض کیا۔

عرضی فدوی محمد رضا خاں دفعدار

غریب پرور سلامت

جناب عالی گذارش یہ ہے کہ فدوی کے بھائی کی شادی ہونے والی ہے اور سوائے فدوی کے دوسرے سے اس کا انتظام و انصرام ممکن نہیں ہے لہذا عرضی ہذا گزران کر امیدوار ہوں کہ رخصت پندرہ یوم کی فدوی کو مرحمت فرمائی جاوے واجب جان کر عرض کیا۔

فدوی محمد رضا خاں دفعدار

غریب پرور سلامت

حضور عالی عرض فدوی کی یہ ہے۔ کل رات کو دو بجے کے عمل میں چور آئے۔ اور جو کچھ مکان میں مال اسباب تھا۔ سو سب چُرا کر لیگئے۔ جب وے گھر سے باہر نکلنے لگے تب فدوی کی آنکھ کھُلی تو فدوی چور چور کر کے پکارنے لگا۔ مگر کوئی پولیس والا مدد کے واسطے نہیں آیا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ سرکار انگریزی کی عملداری میں سپاہی غافل رہیں اور چور سر اُٹھاویں۔ امید کہ تحقیقات کیجاوے فقط

فدوی قمر الدین احمد محلہ دار

غریب پرور سلامت

حضور میں عرض فدوی کریہ ہے۔ کہ سلامت کو ہم بکر علیں جو آئے۔ اور جو کچھ مکان پر اسباب تھا۔ سو جلا کر لیگئے جب وے گھر سے باہر نکلے لگے تب فدوی کہ کہ کہ نکلے لگے تو چوکیدار نے کوتوالی میں والا مدہ کیوا سطے نہیں آیا بڑے افسوس کی بات ہے اور سرکار انگریزی کی عملداری میں ایسا خلاف ہے اور چور سزا پاویں ایسا تحقیقات کیجاوے۔

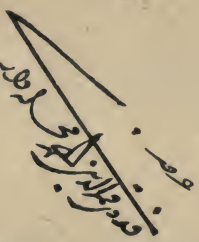

غریب پرور سلامت

عرض فدوی کی یہ ہے کہ بندہ نے مبلغ پچاس روپے خدا بخش سنار کو کڑے بنانے کیواسطے دیئے تھے۔ اور یہ اقرار کیا تھا کہ چاندی خالص ہو۔ اسمیں کچھ ملاوٹ نہو۔ غرض جب بندہ کو اُس نے کڑے مذکور بنا کر دیئے۔ اور بندہ نے دوسرے سُنار کو دکھلائے تو اُس میں آدھا تانبا ملا ہوا پایا اب اُمید کہ بعد تحقیقات کے اُسکو موافق قاعدہ کے سزا دیجاوے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ فدوی الہ بخش سوداگر

غریب پرور سلامت

عرض فدوی کمیر یہ ہے کہ بندہ نے مبلغ پچاس روپے خدا بخش سُنار کو کڑے بنانیکے واسطے دیئے تھے۔ اور یہ اقرار کیا تھا کہ چاندی خالص ہو۔ اسمیں کچھ ملاوٹ نہو۔ غرض جب بندہ کو اُسنے کڑے مذکور بنا کر دیئے اور بندہ نے دوسرے سُنار کو دکھلائے تو اسمیں آدھا تانبا ملا ہوا پایا اب اُمید کہ بعد تحقیقات کے اُسکو موافق قاعدہ کے سزا دیجاوے۔ زیادہ کیا عرض کروں۔

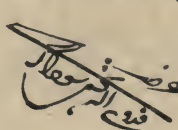

غریب پرور سلامت

حضور عالی گزارش فدوی کی یہ ہے کہ فدوی کو ایک مقدمہ میں گواہی دینے کے واسطے بمقام لاہور ضروری جانا ہے۔ اور بغیر فدوی کے جانے کے گزارہ نہیں ہے۔ لہذا بجائے خود ایک آدمی عوضی دے کر امیدوار ہوں کہ رخصت ایک مہینے کی سرکار دولت مدار سے مرحمت فرمائی جاوے

عرضی فدوی نورالدین چپراسی

غریب پرور سلامت

حضور عالی گزارش فدوی کی یہ ہے کہ فدوی کو ایک مقدمہ میں گواہی دینے کے واسطے بمقام لاہور ضروری جانا ہے۔ اور بغیر فدوی کے جانے کے گزارہ نہیں ہے۔ لہذا بجائے خود ایک آدمی عوضی دے کر امیدوار ہوں کہ رخصت ایک مہینے کی سرکار دولت مدار سے مرحمت فرمائی جاوے۔

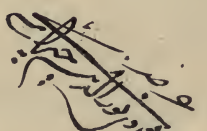

تمت

یہ کتاب حسب ضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے
لہذا کوئی صاحب اس کے چھاپنے کے مجاز نہیں